115148 ـ جائز اور ناجائز تقریبات اور تہوار

سوال

اس دور میں جبکہ دنیا ایک گلوبل ویلج بن چکی ہے ہر کیمونٹی دوسرے کے ساتھ مل کر رہ رہی ہے، کیا سالگرہ اور دوسری تقریبات اسلامی طریقہ سے منانی جائز ہیں، جس میں ہم کوئی بھی غیر اسلامی کام نہ کیا جائے، اور یہ تقریبات اور تہوار کسی دوسرے دین کی طرف منسوب نہ ہوں مثلا کرسمس اور ہالوین، اور ویلنٹائن ڈے، اور مسیحی تہوار، اور ڈیسرا و ڈیفالی اور ہندو وغیرہ کے تہوار ؟
اور کیا وہ تہوار منانے جائز ہیں جن کا دین سے کوئی تعلق نہیں ؟
مجھے معلوم ہوا کہ کوئی چھوٹا سا تہوار منانا ممکن ہے جیسا کہ درج ذیل ویب سائٹ لنك پر فتوی موجود ہے:
" daruliftaa.com; islamonline.net " میرے لیے اپنے بچوں کو مطئمن کرنا بہت مشکل ہے کہ ہم پندرہ برس کی عمر تك کرتے رہے ہیں اور جو ہمارے ارد گرد ہو رہا ہے وہ غیر اسلامی ہے اور ہمارے دین میں اس کو قبولیت نہیں، برائے مہربانی آپ کے ذہن میں جو بھی اس کا جواب ضرور دیں.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اللہ کی شریعت میں دینی تقریبات اور تہوار اور دوسرے خوشی کے مواقع منانے میں کوئی حرج نہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ ان تقریبات اور تہواروں میں کوئی برائی نہ ہو مثلا مرد و عورت کا اختلاط اور بےپردگی، اور گانا بجانا.

یہ تقریبات عبادت نہیں جن کے بجا لانے سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے، بلکہ یہ خوشی و فرحت کے اظہار کے لیے اجتماع ہے، اور عادات میں اصل اباحت پائی جاتی ہے، لیکن عبادات میں اصل ممانعت و حرمت ہے.

شریعت میں وہ تقریبات اور تہوار جو ممنوع ہیں ۔ ان کے علاوہ جن میں برائی پائی جاتی ہو ۔ وہ تہوار اور تقریبات بھی شامل ہیں جن میں کفار کی مشابہت پائی جاتی ہو مثلا سالگرہ منانا، اور مدر ڈے وغیرہ منانا، اور اس کی ممانعت اس وقت اور بھی شدت اختیار کر جاتی ہے جس یہ تقریب اور تہوار شرعی عید کی طرح منائی جائے؛ اور یہ چیز اس وقت واقعتا ان تقریبات اور تہواروں میں پائی جاتی ہے اس طرح سالگر کو " عید میلاد " کا نام دیا جانے لگا ہے، اور مدر ڈے کو " عید الام " کا نام دیا جا رہا ہے.

یہ ایسی تقریبات اور تہوار ہیں جن میں اہل کفر سے مشابہت پائی جاتی ہے، حالانکہ ہمیں ان کفار کی مشابہت اختیار

کرنے سے اجتناب کرنے کا حکم دیا گیا ہے کہ جو کفار کے ساتھ مخصوص ہے اس میں مشابہت اختیار نہ کی جائے، اور جب اس میں شرکت کرنے والا اور اسے منانے والا اس سے اللہ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرے یہ مشابہت اور بھی شدید ممانعت اختیار کر جاتی ہے، اور پھر اس حالت میں معصیت اور بدعت دونوں جمع ہو جائیگی.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

بچوں کی سالگرہ منانے کا حکم کیا ہے، ہمارے ہاں کہا جاتا ہے کہ سالگرہ منانے کی بجائے اس دن روزہ رکھنا اچھا ہے، اس میں صحیح کیا ہے ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

" عید میلاد اور سالگرہ یا اس کی وجہ سے روزہ رکھنا دونوں ہی بدعت ہیں جس کی کوئی اصل نہیں، بلکہ مسلمان کو چاہیے کہ اللہ نے اس پر جو فرائض رکھے ہیں ان کی بجا آوری کر کے اور نفلی عبادات سرانجام دے کر اللہ کا قرب حاصل کرے اور اسے ہر حالت میں اللہ کا شکر اور اس کی تعریف کرنی چاہیے، اور سال و شب و روز صحت و تندرستی میں بسر ہونے پر رب کی جتنی تعریف و شکر کرے کم ہے، اللہ نے اس کے مال و دولت اور اولاد کو امن میں رکھا " انتہی

الشیخ عبد العزیز بن باز.

الشیخ صالح الفوزان.

الشیخ بکر ابو زید.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (2 / 260 - 261).

اور آپ نے جو ذکر کیا ہے کہ کرسمس کا تہوار کسی دین کی طرف منسوب نہیں ہوتا، آپ کی یہ بات صحیح نہیں، بلکہ نصاری کے ہاں یہ ایك دینی تہوار اور عید ہے جس میں مسیح علیہ السلام کا جشن عید میلاد مناتے ہیں.

جب ہم اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جشن عید میلاد النبی منانے سے منع کرتے ہیں اور اسے بدعتی تہوار میں شامل کرتے ہیں تو پھر ایسا شخص جو عیسائیوں کے تہوار میں نصاری کی موافقت کرے اس کو کیسے صحیح کہہ سکتے ہیں.

آپ کرسمس کے متعلق مزید تفصیل جاننے کے لیے سوال نمبر (1130) اور (947) اور (85108) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

اور عيد ميلاد منانے كے حكم كے متعلق شيخ عبد العزيز بن باز اور شيخ ابن عثيمين رحمہما اللہ كا فتوى ديكھنے كے ليے سوال نمبر (1027) اور (26804) كے جوابات كا مطالعہ كريں.

اور مدر ڈے " عيد الام " نامى تہوار كے متعلق شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ كا فتوى ديكھنے كے ليے سوال نمبر (59905) كے جواب كا مطالعہ كريں.

اور ہمارى اس ويب سائٹ پر مدر ڈے كے متعلق ايك تفصيلى نوٹ اور اس كى تاريخ حيثيت بيان كى گئى ہے اور اس كے حكم كے متعلق اہل علم كے فتاوى جات بھى نقل كيے گئے ہيں آپ اس كا مطالعہ كرنے كے ليے درج ذيل لنك پر كلك كريں:

" /index.php?pg=article&ln=ara&article_id=92 "

اور بدعتى تہوار كے متعلق عمومى نوٹ اور كلام آپ سوال نمبر (10070) كے جواب ميں ديكھ سكتے ہيں.

اور شادى بياہ اور دوسرى تقريبات كے مواقع پر كى جانے والى برائيوں كے متعلق اہل علم كے فتاوى جات ديكھنے كے ليے سوال نمبر (60442) اور (10791) اور (9290) كے جوابات كا مطالعہ كريں.

واللہ اعلم .